پروگرام نمبر: 1 بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ جنوری 2022ء

قرآن مجید:

اللہ میاں کا خط ہے جو میرا نام آیا

پروگرام تربیتی جلسہ مجلس انصاراللہ

خصوصی ہدایات

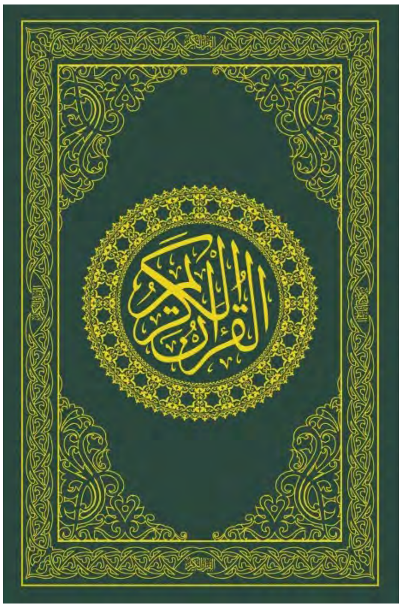

مجلس انصاراللہ بھارت بمنظوری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سال 2022ء کو قرآن کے سال کے طور پر منارہی ہے۔ اس مناسبت سے امسال ہمارا ہر پروگرام خصوصاً تربیتی جلسہ قرآن کریم سے متعلق ہوگا۔ ہر مجلس میں ہر سطح پر تربیتی جلسہ منعقد کرنا ضروری ہے۔ عندالضرورت گھروں میں بھی جلسہ کا یہ پروگرام منعقد کیا جاسکتا ہے۔ اس کے لئے قیادت تربیت مجلس انصاراللہ بھارت کی طرف سے تیار کردہ پروگرام حسبِ سابق آپ کو بھجوایا جارہا ہے۔ سب انصار کو جمع کر کے کم از کم اسی کو ہی سنایا جائے۔ اگر اس سے بہتر طریق پر یہ جلسہ منعقد کر سکتے ہیں تو اس کی بھی اجازت ہے۔ جلسہ کا اہتمام بہر حال ضروری ہے۔ پروگرام کے بعد اپنی رپورٹ ضرور بھجوائیں۔ جزاکم اللہ۔

صدر مجلس انصاراللہ بھارت

TARBIYYATI MEETING MATERIALS

Programme No : 1 **January 2022**

ازطرف: قیادت تربیت مجلس انصاراللہ بھارت

From : Qiyadat Tarbiyyat, Majlis Ansarullah Bharat

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پروگرام تربیتی جلسہ

مجلس انصاراللہ..............................ضلع..............................صوبہ......................

بتاریخ:......................بروز............................

زیرصدارت مکرم :

تلاوت	
عہد	
نظم	
درس حدیث	
ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ	
ارشاد حضور انور ایدہ اللہ	
نظم	
تقریر	
صدارتی تقریر	
دعا	

حاضری:

انصار :	دیگر حاضرین :

(پروگرام کے بعد صفحہ ھذا فوٹو/سکین کر کے ضرور مرکز میں بھجوادیں۔ جزاکم اللہ)

تلاوت کلام پاک

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْم ○ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○
اِقۡرَاۡ بِاسۡمِ رَبِّکَ الَّذِیۡ خَلَقَ ○ خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ مِنۡ عَلَقٍ ○ اِقۡرَاۡ وَ رَبُّکَ الۡاَکۡرَمُ ○
الَّذِیۡ عَلَّمَ بِالۡقَلَمِ ○ عَلَّمَ الۡاِنۡسَانَ مَا لَمۡ یَعۡلَمۡ ○ کَلَّاۤ اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لَیَطۡغٰۤی ○
اَنۡ رَّاٰہُ اسۡتَغۡنٰی ○ اِنَّ اِلٰی رَبِّکَ الرُّجۡعٰی ○ (العلق 2-9)

ترجمہ

(مَیں) اللہ کا نام لے کر جو بے حد کرم کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے (پڑھتا ہوں)۔ اپنے رب کا نام لے کر پڑھ جس نے (سب اشیا کو) پیدا کیا۔ (اور جس نے) انسان کو ایک خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا۔ (پھر ہم کہتے ہیں کہ قرآن کو) پڑھ کر سنا تا رہ، کیونکہ تیرا رب بڑا کریم ہے۔ وہ رب جس نے قلم کے ساتھ علم سکھایا (ہے اور آئندہ بھی سکھائے گا)۔ اس نے انسان کو (وہ کچھ) سکھایا ہے جو وہ پہلے نہیں جانتا تھا۔ (جیسا وہ خیال کرتے ہیں اس طرح) نہیں بلکہ انسان یقیناً حد سے گذر رہا ہے۔ اس طرح کہ وہ اپنے آپ کو (خدا کے فضل سے) مستغنی سمجھتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ تیرے رب ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

قرآن مجید : اللہ میاں کا خط ہے جو میرا نام آیا

مجلس شوریٰ انصار اللہ کی سفارش پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری و اجازت سے مجلس انصار اللہ بھارت سال 2022ء قرآن مجید: اللہ میاں کا خط ہے جو میرا نام آیا کے عنوان سے منا رہی ہے۔ امسال مجلس کے جملہ پروگرامز اسی موضوع پر ہی ہوں گے۔ اور اس مناسبت سے امسال کے جملہ تربیتی پروگرامز بھی قرآن کریم سے متعلق ہوں گے۔ اور اسی نہج پر جیسا کہ گزشتہ سال تربیتی مواد نماز سے متعلق بھجواتے رہے ہیں امسال قرآن کریم سے متعلق تربیتی مواد ہر ماہ آپ کو بھجواتے رہیں گے۔ امید ہیکہ جملہ مجالس انصار اللہ بھارت حسب سابق قیادت تربیت سے تعاون کریں گی۔

عہد انصار اللہ

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ

وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

میں اقرار کرتا ہوں کہ اسلام احمدیت کی مضبوطی اور اشاعت

اور نظام خلافت کی حفاظت کے لئے انشاء اللہ تعالیٰ

آخر دم تک جدو جہد کرتا رہوں گا۔ اور اس کے لئے

بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہوں گا

نیز میں اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتا رہوں گا۔

اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی

یہ عہد مجلس کے ہر پروگرام کے افتتاح / اختتام پر دہرانا ضروری ہے۔
مجلس میں عہدے کے لحاظ سے اعلیٰ عہدیدار عہد دہرائے گا۔

پاکیزہ منظوم کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

نورِ فرقاں ہے جو سب نوروں سے اَجلیٰ نکلا

نورِ فرقاں ہے جو سب نوروں سے اَجلیٰ نکلا	پاک وہ جس سے یہ انوار کا دریا نکلا
حق کی توحید کا مرجھا ہی چلا تھا پودا	ناگہاں غیب سے یہ چشمۂ اصفیٰ نکلا
یا الٰہی! تیرا فرقاں ہے کہ اک عالَم ہے	جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا
سب جہاں چھان چکے ساری دکانیں دیکھیں	مئے عرفاں کا یہی ایک ہی شیشہ نکلا
کس سے اس نور کی ممکن ہو جہاں میں تشبیہ	وہ تو ہر بات میں ہر وصف میں یکتا نکلا
پہلے سمجھے تھے کہ موسیٰ کا عصا ہے فرقاں	پھر جو سوچا تو ہر اک لفظ مسیحا نکلا
ہے قصور اپنا ہی اندھوں کا وگرنہ وہ نور	ایسا چمکا ہے کہ صد نَیّرِ بیضا نکلا
زندگی ایسوں کی کیا خاک ہے اس دنیا میں	جن کا اس نور کے ہوتے بھی دلِ اَعمیٰ نکلا
جلنے سے آگے ہی یہ لوگ تو جل جاتے ہیں	جن کی ہر بات فقط جھوٹ کا پتلا نکلا

(براہین احمدیہ حصہ سوم صفحہ 274 مطبوعہ 1882ء)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاہِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاہِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ
اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاہِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاہِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

قرآن کریم کے سات بطن

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

قرآن کریم کے سات بطن ہیں اور ہر بطن کے کئی کئی معانی ہیں

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

’’قرآن کریم کے سات بطن سے مُراد سات عظیم الشان ذہنی اور عقلی اور علمی تغیّرات ہو سکتے ہیں اور اس میں بتایا گیا ہے کہ ہر ایسے تغیّر میں قرآن کریم قائم رہے گا اور کوئی یہ نہیں کہہ سکے گا کہ ہمارے زمانہ کی ضروریات کو قرآن پورا نہیں کرتا...قرآن کے سات بطن ہیں اس سے ضروری نہیں کہ یہی مُراد ہو کہ سات ہی بطن ہیں بلکہ ہوسکتا ہے کہ دس، بیس، پچاس، سو، ہزار دو ہزار بطن ہوں۔ کیونکہ عربی زبان میں سات کا عدد کثرت پر دلالت کرتا ہے چنانچہ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ کے معنے یہی ہیں کہ خدا تعالیٰ نے انسانی ترقیات کے لئے ہزاروں بلندیاں پیدا کی ہیں۔ غرض فرمایا کہ قرآن کریم کو ہم نے ایسا بنایا ہے کہ یہ ہر زمانہ کے لئے کافی ہوگا۔ اس میں ہر زمانہ کے خیالات پر بحث موجود ہوگی۔ اگر اس زمانہ کے لوگوں کے خیالات غالب ہوں گے تو ان کی تردید کی جائے گی اور اگر صحیح ہوں گے تو تائید کی جائے گی۔ (تفسیر کبیر جلد 7 ص 666)

’’رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں کہ قرآن کریم کے کئی بطن ہیں۔ ایک بطن تو قرآن کریم کا یہ ہے کہ کسی آیت کے معنے کرتے وقت اُس کے سیاق وسباق کی تمام آیات کو دیکھا جاتا ہے اور اس کے معنے سیاق وسباق کی آیات کو مدّنظر رکھ کر کئے جاتے ہیں۔ کیونکہ اگر سیاق وسباق کو مدّنظر نہ رکھا جائے تو معنوں میں غلطی کا امکان ہوتا ہے۔ پھر ایک بطن یہ ہے کہ کسی آیت کے معنے کرتے وقت اس کے کچھ آگے آنے والی آیتوں اور کچھ پیچھے آنیوالی آیتوں کو دیکھا جاتا ہے اور اُن کے معنوں میں تطابق کا لحاظ رکھا جاتا ہے۔ پھر ایک بطن یہ ہے کہ جس آیت کے معنے مطلوب ہوں اس ساری سورۃ کو دیکھا جائے پھر ایک بطن یہ ہے کہ کئی سورتوں کو ملا کر اخذ کئے جاتے ہیں۔ پھر ایک بطن یہ ہے کہ سارے قرآن مجید کو پیش نظر رکھنا پڑتا ہے۔ اسی طرح اور بھی بعض بطن ہیں...بعض دفعہ ایک مضمون کا تعلق ابتدائی سورتوں کے ساتھ ہوتا ہے اور بعض دفعہ بعد والی سورتوں کے ساتھ پھر ایک معنے کسی آیت کے منفرداً ہوتے ہیں اور ایک معنے دوسری آیتوں سے ساتھ ملا کر کئے جاتے ہیں۔‘‘ (تفسیر کبیر جلد 7 ص 292، 293)

یاد رکھو! قرآن کریم
حقیقی برکات کا سرچشمہ اور نجات کا سچا ذریعہ ہے

''یاد رکھو قرآن کریم حقیقی برکات کا سرچشمہ اور نجات کا سچا ذریعہ ہے۔ یہ ان لوگوں کی اپنی غلطی ہے جو قرآن کریم پر عمل نہیں کرتے۔ عمل نہ کرنے والوں میں ایک گروہ تو وہ ہے جس کو اس پر اعتقاد ہی نہیں۔ اور وہ اس کو خدا تعالیٰ کا کلام ہی نہیں سمجھتے۔ یہ لوگ تو بہت دور پڑے ہوئے ہیں۔ لیکن وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور نجات کا شفا بخش نسخہ ہے، اگر وہ اس پر عمل نہ کریں تو کس قدر تعجب اور افسوس کی بات ہے۔ ان میں سے بہت سے تو ایسے ہیں جنہوں نے ساری عمر میں کبھی اسے پڑھا ہی نہیں۔ پس ایسے آدمی جو خدا تعالیٰ کے کلام سے ایسے غافل اور لاپرواہ ہیں ان کی ایسی مثال ہے کہ ایک شخص کو معلوم ہے کہ فلاں چشمہ نہایت ہی مصفّٰی اور شیریں اور خنک ہے اور اس کا پانی بہت سے امراض کے واسطے اکسیر اور شفا ہے۔ یہ علم اس کو یقینی ہے لیکن باوجود اس علم کے اور باوجود پیاسا ہونے اور بہت سی امراض میں مبتلا ہونے کے وہ اس کے پاس نہیں جاتا تو یہ اس کی کیسی بدقسمتی اور جہالت ہے۔ اسے تو چاہئے تھا کہ اس چشمے پر منہ رکھ دیتا اور سیراب ہو کر اس کے لطف اور شفا بخش پانی سے حظ اٹھاتا۔ مگر باوجود علم کے اس سے ویسا ہی دور ہے جیسا کہ ایک بے خبر۔ اور اس وقت تک اس سے دور رہتا ہے جو موت آ کر خاتمہ کر دیتی ہے۔ اس شخص کی حالت بہت ہی عبرت بخش اور نصیحت خیز ہے۔ مسلمانوں کی حالت اس وقت ایسی ہی ہو رہی ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ ساری کامیابیوں کی کلید یہی قرآن شریف ہے جس پر ہم کو عمل کرنا چاہئے، مگر نہیں۔ اس کی پرواہ بھی نہیں کی جاتی۔ ایک شخص جو نہایت ہمدردی اور خیر خواہی کے ساتھ اور پھر نری ہمدردی ہی نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے حکم اور ایماء سے اس طرف بلاوے تو اسے کذّاب اور دجّال کہا جاتا ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا قابل رحم حالت اس قوم کی ہو گی... مسلمانوں کو چاہئے تھا اور اب بھی ان کے لئے یہی ضروری ہے کہ وہ اس چشمہ کو عظیم الشان نعمت سمجھیں اور اس کی قدر کریں۔ اس کی قدر یہی ہے کہ اس پر عمل کریں اور پھر دیکھیں کہ خدا تعالیٰ کس طرح ان کی مصیبتوں اور مشکلات کو دور کر دیتا ہے۔ کاش مسلمان سمجھیں اور سوچیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے ایک نیک راہ پیدا کر دی ہے۔ اور وہ اس پر چل کر فائدہ اٹھائیں''۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 141-140 الحکم 24 ستمبر 1904)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز :

قرآن کریم کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وضاحتوں سے اور خلفاء نے جو وضاحتیں کی ہیں ان کے مطابق سمجھنا چاہئے!

ہم احمدی خوش قسمت ہیں کہ اس زمانے میں ہمیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کی توفیق ملی جن کو اللہ تعالیٰ نے حَکَم اور عَدَل بنا کر بھیجا۔ جنہوں نے قرآن کریم کے ایسے چھپے خزانے جن تک ایک عام آدمی پہنچ نہیں سکتا تھا ان خزانوں کے بارے میں کھول کر وضاحت کر دی۔ تو یہ بھی اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ اور اس دعویٰ کے مطابق ہے کہ اگر تمہیں نصیحت حاصل کرنے کا شوق ہے تو ہم نے قرآن کریم کو آسان بنایا ہے.... بہرحال ایک احمدی کو خاص طور پر یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اس نے قرآن کریم پڑھنا ہے، سمجھنا ہے، غور کرنا ہے اور جہاں سمجھ نہ آئے وہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وضاحتوں سے یا پھر انہیں اصولوں پر چلتے ہوئے اور مزید وضاحت کرتے ہوئے خلفاء نے جو وضاحتیں کی ہیں ان کو ان کے مطابق سمجھنا چاہئے۔ اور پھر اس پر عمل کرنا ہے تب ہی ان لوگوں میں شمار ہو سکیں گے جن کے لئے یہ کتاب ہدایت کا باعث ہے۔ ورنہ تو احمدی کا دعویٰ بھی غیروں کے دعوے کی طرح ہی ہو گا کہ ہم قرآن کو عزت دیتے ہیں۔ اس لئے ہر ایک اپنا اپنا جائزہ لے کہ یہ صرف دعویٰ تو نہیں؟ اور دیکھے کہ حقیقت میں وہ قرآن کو عزت دیتا ہے؟ کیونکہ اب آسمان پر وہی عزت پائے گا جو قرآن کو عزت دے گا اور قرآن کو عزت دینا یہی ہے کہ اس کے سب حکموں پر عمل کیا جائے۔ قرآن کی عزت یہ نہیں ہے کہ جس طرح بعض لوگ شیلفوں میں اپنے گھروں میں خوبصورت کپڑوں میں لپیٹ کر قرآن کریم رکھ لیتے ہیں اور صبح اٹھ کر ماتھے سے لگا کر پیار کر لیا اور کافی ہو گیا اور جو برکتیں حاصل ہونی تھیں ہو گئیں۔ یہ تو خدا کی کتاب سے مذاق کرنے والی بات ہے۔ دنیا کے کاموں کے لئے تو وقت ہوتا ہے لیکن سمجھنا تو ایک طرف رہا، اتنا وقت بھی نہیں ہوتا کہ ایک دو رکوع تلاوت ہی کر سکیں۔ پس ہر احمدی کو اس بات کی فکر کرنی چاہئے کہ وہ خود بھی اور اس کے بیوی بچے بھی قرآن کریم پڑھنے اور اس کی تلاوت کرنے کی طرف توجہ دیں۔ پھر ترجمہ پڑھیں پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تفسیر پڑھیں۔ یہ تفسیر بھی تفسیر کی صورت میں تو نہیں لیکن بہرحال ایک کام ہوا ہوا ہے کہ مختلف کتب اور خطابات سے، ملفوظات سے حوالے اکٹھے کر کے ایک جگہ کر دیئے گئے ہیں اور یہ بہت بڑا علم کا خزانہ ہے۔ اگر ہم قرآن کریم کو اس طرح نہیں پڑھتے تو فکر کرنی چاہئے اور ہر ایک کو اپنے بارے میں سوچنا چاہئے کہ کیا وہ احمدی کہلانے کے بعد ان باتوں پر عمل نہ کر کے احمدیت سے دور تو نہیں جا رہا۔

(خطبہ جمعہ 24 ستمبر 2004ء)

منظوم کلام حضرت مصلح موعودؓ

قربان جاؤں تیرے قرآن مجھ کو دے دے

ایمان مجھ کو دے دے عرفان مجھ کو دے دے		قربان جاؤں تیرے قرآن مجھ کو دے دے
دل پاک کر دے میرا دنیا کی چاہتوں سے		سُبُّوحیّت سے حصہ سبحان مجھ کو دے دے
دل جل رہا ہے میرا فرقت سے تیری ہردم		جامِ وصال اپنا اے جان مجھ کو دے دے
کردے جو حق وباطل میں امتیازِ کام		اے میرے پیارے ایسا فرقان مجھ کو دے دے
ہم کو تری رفاقت حاصل رہے ہمیشہ		ایسا نہ ہو کہ دھوکہ شیطا ن مجھ کو دے دے
وہ دل مجھے عطا کرجو ہوشار ِجاناں		جو ہوفدائے دلبر وہ جا ن مجھ کو دے دے
دنیائے کفر و بدعت کو اس میں غرق کردوں		طوفانِ نوحؑ سا اک طوفا ن مجھ کو دے دے
جن پر پڑیں فرشتوں کی رشک سے نگاہیں		اے میرے محسن ایسے انسا ن مجھ کو دے دے
ڈھل جائیں دل بدی سے سینے ہوں نُورسے پُر		امراض ِروح کا وہ دَرما ن مجھ کو دے دے
دجال کی بڑائی کو خاک میں ملا دوں		قوت مجھے عطا کر سلطا ن مجھ کو دے دے
ہوجائیں جس سے ڈھیلی سب فلسفہ کی چُولیں		میرے حکیم ایسا برہا ن مجھ کو دے دے

اخبار الفضل جلد 32۔ 21 مئی 1944ء

تقریر:

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ ؕ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا (بنی اسرائیل:79)

ترجمہ: سورج کے ڈھلنے سے شروع ہو کر رات کے چھا جانے تک نماز کو قائم کر اور فجر کی تلاوت کو اہمیت دے۔ یقیناً فجر کو قرآن پڑھنا ایسا ہے کہ اُس کی گواہی دی جاتی ہے۔

قرآں خدا نما ہے خدا کا کلام ہے بے اُس کے معرفت کا چمن ناتمام ہے

واجب الاحترام صدر جلسہ اور معزز سامعین! خاکسار کی تقریر کا عنوان ہے:

تلاوتِ قرآنِ کریم کے آداب

قرآنِ بار بار پڑھی جانے والی کتاب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں اور آنحضرت ﷺ نے احادیثِ مبارکہ میں ہمیں کثرت سے تلاوتِ قرآنِ کریم کی توجہ دلائی ہے۔ لھٰذا اِس دوران تلاوتِ قرآنِ کریم کے ظاہری و باطنی آداب کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔ جیسا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا۔ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ (البقرۃ 122) کہ حقیقی مؤمن وہ ہیں، جن کو ہم نے کتاب دی، وہ اس کی ویسی ہی تلاوت کرتے ہیں جیسا کہ اس کی تلاوت کا حق ہے۔

حضرات! تلاوتِ قرآنِ مجید کے آداب خود قرآنِ مجید سکھاتا ہے۔ (1) مثلاً تلاوت کرنے سے قبل ظاہری و باطنی پاکیزگی لازمی ہے۔ ارشادِ خداوندی ہے۔ لَا يَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ (الواقعہ:۸۰) سوائے پاک کئے ہوئے لوگوں کے کوئی اسے چھو نہیں سکتا۔ (2) تلاوت سے قبل شیطانی وساوس سے بچنے کی ہدایت دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ (النحل:۹۹) پس جب تُو قرآن پڑھے تو دھتکارے ہوئے شیطان سے اللہ کی پناہ مانگ۔ (3) تلاوتِ قرآنِ کریم کے وقت مکمل خاموشی اختیار کرنے کا ادب بھی ہمیں سکھایا گیا ہے۔ جیسا کہ خود قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (الاعراف 205) یعنی اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے غور سے سنو اور خاموش رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

قرآنِ کریم کی اِن تعلیمات کے مطابق خود رسولِ کریمؐ نے صحابہ کرامؓ کو خاموشی سے قرآن سننے کی اِن الفاظ میں ترغیب فرمائی۔ إِنَّ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرآنَ لَهُ أَجْرٌ وَإِنَّ الَّذِي يَسْتَمِعُ لَهُ أَجْرَانِ (سنن الدارمی، کتاب فضائل القرآن) یعنی جو قرآنِ کریم کی تلاوت کرتا ہے اُس کیلئے ایک اجر ہے اور جو غور سے سنتا ہے اُس کیلئے دُوہرا اجر ہے۔

قرآنِ کریم ہاتھ میں لیکر دُنیاوی گفتگو یا فضول باتوں سے پرہیز کرنا چاہئے۔ قرآنِ کریم کے نسخہ کو پورے ادب واحترام سے پکڑیں۔ اور خیال رکھا جائے کہ قرآنِ کریم لیکر کسی کے پیٹھ کے پیچھے نہ بیٹھیں۔

حضرت مسیحِ موعودؑ کی خدمت میں یہ بات پیش ہوئی کہ ایک رکعت میں بعض لوگ قرآن ختم کرنا کمالات میں تصور کرتے ہیں اور ایسے حافظوں اور قاریوں کو اِس امر کا بڑا فخر ہوتا ہے۔ تو حضورؑ نے فرمایا۔ ''یہ گناہ ہے اور اِن لوگوں کی لاف زنی ہے جیسے دُنیا کے پیشہ والے اپنی پیشہ پر فخر کرتے ہیں ویسے ہی یہ بھی کرتے ہیں آنحضرتؐ نے اِس طریق کو اختیار نہ کیا حالانکہ اگر آپ چاہتے تو کر سکتے تھے مگر آپ نے چھوٹی چھوٹی سورتوں پر اکتفا کیا۔'' (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳۳۳)

سامعین! ایک دن میں کتنی مقدار میں قرآنِ کریم کی تلاوت کی جائے اِس سلسلہ میں خود حاملِ قرآن آنحضرتؐ نے ہماری رہنمائی فرمائی ہے۔ چنانچہ صحیح مسلم کی ایک حدیث ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کے بارے میں آنحضرتؐ کو معلوم ہوا کہ وہ ہر رات قرآنِ کریم کا ایک دور مکمل کرتے ہیں تو اُن سے آپ نے فرمایا کہ ایک مہینہ میں ایک بار قرآنِ کریم کا دور مکمل کرلیا کرو۔ انہوں نے عرض کیا کہ حضور! مَیں اِس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ فرمایا اچھا تو بیس دن میں ایک دور مکمل کرلیا کرو۔ انہوں نے پھر عرض کیا کہ حضور! مجھ میں اِس سے زیادہ ہمت ہے۔ اِس پر آنحضرتؐ نے فرمایا۔ تو پھر دس میں ایک دور مکمل کرلیا کرو۔ انہوں نے پھر عرض کیا حضور! مَیں اپنے اندر اِس سے بھی زیادہ ہمت پاتا ہوں۔ فرمایا تو پھر سات دن میں قرآنِ کریم کا ایک دور مکمل کرلیا کرو اور اِس سے نہ بڑھو! کیونکہ تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے، تمہارے مہمان کا بھی تم پر حق ہے اور خود تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے۔ یہ اِس لئے بھی ضروری ہے کہ قرآنِ مجید کی تلاوت اطمینان، سکون اور وقار سے کرنی چاہئے۔ جلد جلد اور غیر معمولی تیز رفتار سے تلاوت کرنا آدابِ تلاوت کے خلاف ہے۔ اِس ضمن میں ارشادِ ربانی ہے۔ وَلَا تَعۡجَلۡ بِالۡقُرۡاٰنِ (طٰه 115) کہ تُو قرآن کے پڑھنے میں جلدی نہ کیا کر، نیز فرمایا۔ لَا تُحَرِّكۡ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعۡجَلَ بِهٖ (القیامہ 17) تُو قرآن کو جلدی جلدی پڑھنے کیلئے اپنی زبان کو حرکت نہ دے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ فرماتے ہیں۔ ''اِس کے معنے یہ ہیں کہ پڑھنے والا جب قرآن پڑھے تو جلدی نہ کرے'' (حقائق الفرقان، جلد چہارم صفحہ ۲۷۲)

ایک سائل کے جواب میں آنحضرتؐ کی تلاوتِ قرآنِ مجید کے طریق کے بارے میں حضرت امُّ المؤمنین اُمِّ سلمہؓ فرماتی ہیں کہ ''آنحضورؐ کی قرأت'' قرأتِ مفسرہ ہوتی تھی یعنی جب آپؐ قرأت کیا کرتے تھے تو سننے والے کو ایک ایک حرف کی الگ الگ سمجھ آرہی ہوتی تھی۔ (ترمذی، ابواب فضائل القرآن)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ ''جو تلاوت کی ہے اُس کا سمجھنا بھی ضروری ہے.... تلاوت کرنے کی بھی ہر ایک اپنی ستعداد ہوتی ہے اور اندازہ ہوتا ہے۔ کوئی واضح الفاظ کے ساتھ جلدی بھی پڑھ سکتا ہے۔ کچھ زیادہ آرام سے پڑھتے ہیں۔ لیکن ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ تلاوت سمجھ کر کرو۔ قرآنِ کریم میں بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَرَتِّلِ الۡقُرۡاٰنَ تَرۡتِيۡلًا (المزمل 5) کہ قرآن کو خوب نکھار کر پڑھا کرو۔'' (الفضل انٹرنیشنل ۱۱ تا ۱۷ نومبر ۲۰۰۵)

سامعینِ کرام! یہاں اِس امر کا ذکر مناسب ہوگا کہ احباب اور خاص کر واعظین اور نمازیں پڑھانے والے محاسنِ قرآن خاص خیال رکھیں۔ قرآنِ کریم کو عربی طریق سے پڑھیں۔ خوش الحانی، ترنم اور سوز سے تلاوت کریں۔ تمام حروف کو صاف صاف، اُن کے مخارج سے اور اُن کے صفات کے ساتھ ادا کریں۔ مثلاً حرفِ قَلۡقَلَهٗ ساکن ہو تو حرف کو ہلکے انداز سے پڑھیں جیسے اَحَدۡ۔ اگر حرفِ قلقلہ مشدد ہو تو مضبوطی سے ملا کر پڑھیں۔ جیسے تَبَّ۔ وقف کی نشانیوں کی پہچان کریں۔ حروفِ مقطعات کو صحیح اور معروف طریق سے پڑھیں۔

پھر تلاوت کے عیوب سے بھی پرہیز کرنا چاہئے۔مثال کے طور پر **تَمۡطِیۡط** یعنی حرکات کو غیر ضروری لمبا نہ کریں۔**لَمِنَ الۡمُرۡسَلِیۡنَ**۔ یہاں **لَمِنَ** میں ل پر صرف زبر ہے۔اِس لئے **لَامِن** نہ پڑھیں۔ **ھَمۡھَمَۃ** یعنی مخفف کو مشدّ د یا مشدّ د کو مخفف نہیں پڑھنا چاہئے۔ مثلاً **ھُدًی لِّلۡمُتَّقِیۡنَ** ہے۔اِس میں دال مشدّ د نہیں ہے۔اِس لئے **ھُدًّی لِلۡمُتَّقِیۡنَ** نہیں بلکہ **ھُدًی لِلۡمُتَّقِیۡنَ** پڑھنا چاہئے۔پھر **سَبَّحَ** ہے۔اِس میں با مشدّ د ہے۔اِس لئے **سَبَح** نہیں بلکہ **سَبَّحَ** پڑھنا چاہئے۔

تمام عربی حروف کو اُن کے مخارج، صحتِ تلفظ اور کامل صفات کے ساتھ ادا کرنا، دورانِ تلاوت رموزِ اوقاف کا خیال رکھنا اور تصنّع یا تکلف سے بچنے کو اصطلاح میں علمِ تجوید و قرأت یا ترتیل کہتے ہیں۔رسول اللہؐ نے فرمایا فرمایا کہ **لِکُلِّ شَیۡءٍ حِلۡیَۃٌ وَحِلۡیَۃُ الۡقُرۡآنِ حُسۡنُ الصَّوۡتِ** (معجم الاوسط) یعنی ہر ایک چیز کا ایک زیور ہوتا ہے اور قرآنِ کریم کا زیور خوبصورت لحن ہے۔

ایک اور موقعہ پر فرمایا **اِقۡرَءِ الۡقُرۡآنَ بِلُحُوۡنِ الۡعَرَبِ وَاَصۡوَاتِھَا** کہ تم عربوں کے لب و لہجہ میں اور اُن کی آواز میں تلاوت قرآنِ کریم کی کوشش کرو۔حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔’’قرآنِ شریف کو خوش الحانی سے پڑھنا چاہئے بلکہ اِس قدر تاکید ہے کہ جو شخص قرآنِ شریف کو خوش الحانی سے نہیں پڑھتا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد ۴ ص ۵۲۴) پس قرآنِ کریم کو تمام آداب کے ساتھ پڑھنے کیلئے کسی قدر فنِ قرأت سے واقفیت ضروری ہے۔حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔’’قرآن تمہارا محتاج نہیں، پر تم محتاج ہو کہ قرآن کو پڑھو، سمجھو اور سیکھو جب کہ دُنیا کے معمولی کاموں کے واسطے تم اُستاد پکڑتے ہو تو قرآنِ شریف کے واسطے اُستاد کی ضرورت کیوں نہیں‘‘ (ملفوظات جلد پنجم۔صفحہ ۲۴۵) ابتداء سے ہی قرآنِ کریم کے الفاظ ادا کرتے ہوئے احتیاط سے پڑھیں تو معمولی توجہ سے ہی غلطیوں سے بچا سکتا ہے۔اِس سلسلہ میں اچھے حفّاظ اور قرّاء حضرات کی آواز میں قرآنِ کریم کی تلاوت سننا بھی بہت مفید ہے۔

رسول اللہؐ کے حکم پر امّتِ مسلمہ نے صرف تلاوت کے کثرت کے حد تک ہی لبیک نہیں کہا بلکہ اطاعت کا ایک بے مثل نمونہ قائم کرتے ہوئے تلاوتِ قرآنِ کریم کے سلسلہ میں بہت سے نئے علوم کی بنیاد ڈالی۔یہاں تک کہ تلاوتِ قرآنِ مجید کے آداب و قواعد کے فنِ ترتیل و تجوید مکمل ایک سائنس کی شکل اختیار کر چکا ہے۔ایسے مستحکم، مفصّل قواعد و اصول دُنیا کی کسی اور کتاب کو پڑھنے کے بارہ میں قطعاً موجود نہیں ہیں۔یہ فخر بھی یقیناً قرآنِ کریم کو ہی حاصل ہے۔تلاوتِ قرآنِ مجید پر زور دیتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔’’اب سب کتابیں چھوڑ دو اور رات دن کتاب اللہ ہی کو پڑھو.....بڑا بے ایمان ہے وہ شخص جو قرآنِ کریم کی طرف التفات نہ کرے اور دوسری کتابوں پر ہی رات دن جھکا رہے.....ہماری جماعت کو چاہئے کہ قرآنِ کریم کے شغل اور تدبر میں جان و دل سے مصروف ہو جائیں.....اِس وقت قرآنِ کریم کا حربہ ہاتھ میں لو تو تمہاری فتح ہے۔‘‘ (تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد ا ص ۶۴۷)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو تلاوتِ قرآنِ کریم کے آداب کو ملحوظ رکھتے ہوئے تلاوتِ قرآنِ کریم کے ذریعہ دُنیا و آخرت میں رضائے الٰہی حاصل کرنے کی توفیق دے۔آمین

نہ ہو ممتاز کیوں اسلام دُنیا بھر کے دینوں میں   وہاں مذہب کتابوں میں یہاں قرآن سینوں میں

وَآخِرُ دَعۡوَانَا اَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ

❁ ❁ ❁ ❁ ❁